منشور محمدی

۱۲۹۹

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خطاآیت منشور محمد | توریت دہم انجیل برافتار و تبجیل | چون گشت علم رایت منشور محمد

نمبر ۱۳ | مطبوعہ ۵ ر جمادی الاول ۱۲۹۹ ہجری بنگلور | جلد ۱۱

مثنوی عیش

مشوجب حمد وہ خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہی قدیر ہی اصر ہی — سلطان قلمرو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکاں ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — انہارہ ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہے روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب خسریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے — ادرنگ قدم پہ جلوہ گر ہی
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز مین رہی ہی
افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہین مصلحت سے خالی
کیا لکھون ثنای ارزدیاک — ارشاد نبی سے ماعرفناک
حب نعت نبی کا وقت یا — خامہ نی ادب سے سر جھکا نا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک

ای صل علی رسول امجد — سردار پیمبران محمد
جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہی — خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہی
شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہے — وہ علت غائی جہان ہے
ای خامہ عیش لکھہ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار — نظر دن سے گری جہان کے اخبار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفے ہے
نور رخ دلپذیر اسلام — ماحی ملل ظہیر اسلام
ق
شمس الاخبار آسمان پر — ہے پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہی بقلب زار و ناشاد — منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کے الیف — بے شبہ ہے افسر صحایف
ہر سال روپیہ پانچ جو دے — ہر لفظ ہی رشک در مکنون
اس گوہر بے بہا کو وہ لے

پر شرط ہے پیشگی کی ادی یار
مابعد سے کچھ نہین سروکار

بسال و مہ و روز و شب آلہی
ہوا وسکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب ارقام
کو تنقیح محمدی رکھا نام

بجا آیہ یضل من یشاء ویہدی

بخدمت بابرکت فخدوم و مکرم بندہ جناب مولوی محمد شریف صاحب حامی دین مصطفوی دام الطافہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند سطور ذیل کو اخبار گوہر بار منشور سراپا نور مین شایع کرکے مجھے ممنون و مشکور فرماوین دو شخص از قوم ہنود یعنے مسمی جیجو رام سہ اپنے بھائی کے مذہب باطلہ کے اندھیر سے تائب ہوکر ۱۲ ربیع الآخر ۹۹ھ کو بعد نماز جمعہ شیخ خیر الدین صاحب سوداگر امرتسر کے مسجد مین مشرف باسلام ہوے۔ ان ہر دو کا نام عبد اللہ و عبد الرحمان رکھا گیا۔ مولوی غلام نبی صاحب کو خدا توفیق دی جن سے منادی کا یہ ادنی ثمرہ ہے اگر مولوی صاحب اسی طرح منادی کرتے رہے جس طرح اونہون نے کمر ہمت باندہی ہے تو عنقریب امید واثق ہے کہ سب ہنود و کرسٹان تمام امرتسر تہور کی ہی عرصہ مین دریاے جہالت اور قلزم ضلالت سے پار ہوکر راستی کی طرف رجوع کرین۔ آلہی آمین ثم آمین۔

لطیفہ

ایک پادری صاحب انجیل خانہ مین لئے کسی چوک مین کہلی ہوکر اوسی لایعنی حکایت تثلیث کی خوب جوش و خروش سے منادی کر رہا تہا جب وہ بات ختم کرکے چلنے لگا تو ایک ظریف بول اوٹہا۔ مغز ماخور و حلق خود بدر

رقیمہ میر کرامت اللہ امرتسر۔

غلبۂ متبعین دین محمدی بر متعصبین دین یولوسی

ہم کن کن انعامات خداوند جل و علا کا شکر ادا کرین اور کس کس واضح و روشن آیات و معجزات محمد عربی علیہ الصلوۃ والسلام پر رہنکے ذریعہ ہمین اپنے مخالفون پر حجت آلہی قایم کرنیکی تعلیم فرمائی) آپکی ثنا و تعریف بجا لائین اگر پردۂ تعصب و غفلت کو اپنے آنکہون سے دور کر نظر انصاف سے دیکہین تو ہر ایک انسان گو کسی مذہب و کیش کا کیون نہ ہو خوب معلوم کر لیگا کہ ہر ایک بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی ایک حجت واضح و دلیل روشن ہے کسی مخالف کو کیا مجال و طاقت ہے کہ کسی فرمودۂ آنحضرت کو خواہ متعلق باصول دین یا معاش یا معاہون اپنے قیاس و اجتہاد یا بقواعد اصول معقول رد کر سکے۔ توضیح مقال و تفصیل اجمال یہ کہ ایک دوست باتمیز کے تحریر سے یون ظاہر ہوا کہ شہر جبلپور مین جناب حامی اسلام قاضی سراج الدین احمد صاحب واعظ ردنصاری نے حمیت اسلام کو کام فرما کے اعلاے کلمۃ اللہ در ردنصاری مین سالہا سے مصروف ہین اندنون شہر بنارس و مرزاپور و پادری ولیم لدل و جگشن جنہین پادری فانڈر و فرنچ کے مساوی ہونے کا ادعا ہے وارد جبلپور ہوے کوچہ و بازار مین منادی مذہب باطلہ کی کر رہے تہے جسکی زبانی قاضی صاحب مذکور الصدر کے وعظ ردنصاری و مباحثات عقلیہ و نقلیہ و طلاقت لسانی کا حال ان ہر دو کے گوش گذار ہوا تو بغرور اپنے علم کے یہ چاہا کہ کسی طرح قاضی صاحب کو (اللہ تعالی انکی مدد ہمیشہ فرماوے) بچند اعتراضات بیجا و تشکیکات باطلہ و واہیہ سے پست اور عوام مومنین کو بہ نسبت دین حق محمدی کے ورطۂ حیرت و شک مین گرفتار کری چنانچہ اسی غرض سے

ان دونون نے ۱۸ ربیع الاولی ۹۹ھ ہجری کو خدمت قاضی
صاحب مین حاضر ہوکے کہا ہم آپکے وعظ رد نصاریٰ کا بڑا شور و
غوغا سنتے ہین جسکے باعث اہل اسلام بدرجہ غایت معزور ہوگئے
ہین اسلئے ہمارا اسطرف آنا اور کوچہ و بازارمین منادی انجیل
و تورریت کی کرنا ہوا مگر اتنک ہمین اس سے کچھ فائدہ نظر نہ آیا
یعنے کوئی ایک قوم کا آدمی ہی دین پولوسی اختیار نہ کیا
باین سبب ہم اب آپکی خدمت مین بغرض مباحثہ حاضر ہوے ہین
اور یہ امید ہے کہ ہم آپ پر اپنے حجج کو قایم کرکے آپکو لاجواب
کردین جس سے شاید بہت لوگ پولوسی مذہب چھوڑ دینگے۔ قاضی صاحب
نے فرمایا الحمد للہ بہت دنون کی دلی آرزو بفضل خدا
آج بر آئی فقیر حاضر ہے بقاعدہ علم مناظرہ بحث کرین۔
ہر دو پادریون نے کہا کہ آپ اپنے جمیع سوالات کو رقم فرماکے
ہمین عنایت فرماے تاہم اوسکا جواب آپکو دین اگر ہم سے انکا
جواب نہ بن سکے تو اور ہمارے اکابر و شیوخ سے انکا جواب آپکو
دلوا دینگے اور آپ پر مسیح مصلوبی کا ہمارے لئے قربان ہونا اور
پھر تیسرے دن جی اوٹھنا اور اپنے سب شاگردون کو دکھائی
دینا اور دین پولوسی منجانب اللہ ہونا ثابت کردین گے۔
جناب قاضی صاحب نے فرمایا آپ تو اولاً مسیح مصلوبی کا جی
اوٹھنا ثابت کرین جسپر آخر باب ناجیل اربعہ کے قرات سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ مسیح مصلوبی سوے گیارہ شاگردون کے کسی اور کو
دکھائی نہ دیا مگر پولوس نے اپنے زعم باطل سے برخلاف ان اناجیل
اربعہ کے اول خط قرنتیون کے ۱۵ باب ۵ آیت مین یہ دعوی
کیا ہے کہ مسیح مصلوبی بارہ شاگردون کو دکھائی دیا
حالانکہ سب قاریان انجیل پر یہ بات ظاہر ہے کہ بروقت صلیب
دینے مسیح مزعوم نصاریٰ کے گیارہ شاگرد تھے اور دو باروان

تو بعد مسیح مصلوبی کے ایمان لایا تھا تو اب دعوی اناجیل اربعہ کا
قابل تسلیم ہے یا پولوس کا؟ بقاعدہ اذا وقع الاحتمال
بطل الاستدلال دعوی ہر دو کا باطل و غیر مسلم ہے تو آپکو
ضرور ہے کہ کسی دلیل خارجی سے اسکا ثبوت کرین والا دور لازم آئیگا
اور وہ سب اہل معقول کے پاس نامعقول و نامقبول ٹھہرے و پادریون
نے کہا کہ وہ بارہ ان حضرت مریم والدہ مسیح ہین۔ جناب قاضی
صاحب نے انکے اس حاضر جواب پر نہایت تحسین کی اور فرمایا کہ
یہان تو آپنے مان کو شاگردون مین ملاکے بارہ پورے کردئے اور تو
راز جو آپسے حل ہوا نہ ان اصحاب اناجیل اربعہ کو معلوم تھا نہ پولوس
کو اسکی خبر ہوی مگر یہ تو فرمائیے اور سر اختلاف مین ہی تطبیق
کردیجئے کہ پولوس اول قرنتیون باب ۱۵ آیت ۶ مین لکھتا
ہے کہ مسیح مصلوبی پانسو سے زاید اشخاص کو دکھائی دیا اب
غور فرمائیے کہ کہان گیارہ اور کجا پانسو۔ آپنے تو اوپر
اختلاف کو بزور طبیعت مداخلت حضرت مریم سے رفع کیا اب ہم
یہان ہی آپکی وہی زور طبیعت کو دیکھا چاہتے ہین کہ کیون کر
آپ اپنے مبلغ علم کو خرچ سے وجہ جمع بین الاقوال نکالتے ہین
اور پولوس کے اس کلمہ جرأتانہ کو پانسو سے زاید تھے کیون
ثابت کر دکھاتے ہین۔ نظر حق بین سے دیکھو تو مسیح مصلوبی
سے پانسو شاگرد تو ایکطرف سو یا دو سو معتقد بھی نہین تھے
پھر پولوس کا یہ دعوی باطل خلاف تاریخ و اناجیل اربعہ کیونکر
قابل تسلیم ہوگا۔ جب یہ تقریر قاضی صاحب کی انکی درپیش کی
تو بمصداق فبہت الذین کفروے مبہوت ہوگئے اور
بہ سبب عدم لیاقت و عدم وجہ جمع بین الاقوال یہ کہنے لگے کہ ہم
اب آپسے مباحثہ کرنے نہین آئے ہین۔ بلکہ فقط سماعت وعظ ہمارا
مقصود ہے ہم تو بحث تقریری کو پسند نہین کرتے ہین ہمارا شعار

تو بحث تحریری نے جو کچھ آپ کو سوالات و اعتراضات ہین اوسکو
قلم بند کرکے روانہ کرین ہم ان کا جواب دینے حاضر ہین قاضی
صاحب نے ان کے اسبات کو قبول کیا اور چند سوالات تحریری ان کے
خدمات مین بتاریخ بستم ربیع الاول ۹۹ھ ہجری روانہ کرکے
مصنع جواب ہوے اور بارہا ان کے مکان پر تشریف لیجا کے تقاضا
کر رہے ہین۔ ہر وقت امروز و فردا سنایا جاتا ہی مگر اتنک جو
ایک ماہ کامل ہو لیا کوئی صورت جواب دہی کی نظر نہین آتی
اسلئے ہم پھر ان ہی سوالات قاضی صاحب کو کچھ تغیر عبارت کے ساتھ
درج اخبار فیض آثار منشور محمدی کرکے عموماً ہدیۂ جمیع علماے دین
پولوسی اور خصوصاً ہدیۂ ولیم لڈل وجکسن کرتے ہین تاکہ کوئی
ایک ان علما سے ان سوالات کا جواب بدلائل مسلمہ خصم اوا
کرے دیا اپنے عجز کا اعتراف کرے۔ دہو ہذا۔

سوال اول ذات خدا کہان اور کیسی ہے۔ کیا وہ صورت
رکھتی ہی یا نہین۔ درصورت اولی تغیر و تبدیل بھی ہوا
کرتی ہی یا ایک ہی طور پر ہے وہ ذات خدا قسم ذکور سے ہے یا
اناث سے اور بو دہی ہے یا جوان کچھ اکل و بشر کی محتاج
ہے یا نہین اور وہ ذات کا قیام کب سے ہے اور کب تک رہیگا
آیا مجسم ہی یا نہین اور قبل پیدایش عالم کہان تھی اور بعد
فنا کہان جاویگی۔ ہمیشہ قدرت والی ہی یا کبھی بے قدرت
بھی ہو جاتی ہے۔؟

سوال دوم کتب عہد عتیق و عہد جدید جو آجکل آپ
لوگون مین مروج ہے سب کلام الٰہی ہی یا مرکب از کلام خدا
و کلام بشر درصورت ثانی کلام خدا و کلام بشر مین ما بہ الامتیاز
کس سے ہے جسے باسانی فرق درمیان کلام خدا و کلام بشر معلوم
ہو جاوے؟

سوال سوم مسیح مصلوبی خدا ہی یا انسان ہے اور کہان سے
آئے اور کدہر گئے اور اب کون جا مین ہین۔ آیا شکم مادر
مین کامل نو مہینے رہے یا دفعتاً ولادت ہوی اور حضرت مریم
کی عمر بروقت ولادت مسیح کیا تھی۔ اور یوسف کی سناۃ فقط
ان کا خطبہ ہوا تھا یا نکاح بھی؟

سوال چہارم اقنوم ثلاثہ تثلیث آپس مین مساوی ہین
یا کچھ فرق بھی ہے؟

سوال پنجم رواج مسئلہ تثلیث کا کس شخص اور کس زمانہ مین
ہوا اگر کہین کہ آدم علیہ السلام سے مسیح مصلوبی تک وہ
مسئلہ مروج ہی تو ثبوت اسکا کتب عہد عتیق سے ضرور ہی۔
راقم الحروف کہتا ہی کہ ان سوالات کا جواب بدلائل و براہین
مسلمہ خصم ان حضرات سے ہونا تو ایک امر آخر ہی اگر اسوقت
یوحنا و متی و لوقا و مرقس و پولوس بھی ہوتے تو ان سے
بھی ان سوالات کا جواب دینا دشوار ہوتا مگر آجکل کے
سب حامیان دین پولوسی شرقاً و غرباً باتفاق ان سوالات
کے جوابات پر آمادہ ہو جاوین تو کیا مجال ہے کہ ایک بات کو
بھی بدلائل مسلمہ خصم ثابت کری سوے سکوت و اعتراف عجز
کے کوئی انکا سہارا نہین اگر احیاناً کوئی کچھ ذکاوت سے کچھ
رطب و یابس کہے یا لکھے تو فقط اپنے استعداد علمی کی قلعی
جو اکثر اپنے ہم مشربون پر پوشیدہ اور جسکی باعث فی الجملہ
ایک وقعت اپنے ہم مذہبون مین ہی عالم پر اور علی الخصوص
ان لوگون پر ظاہر کرنا ہے۔ مین جناب قاضی صاحب کا شکریہ
ادا کرتا ہون کہ آپنے اس غربت اسلام مین جمعیت کو کام فرماکی
اثبات دین و نبوت نبی آخر الزمان و ابطال جملہ ادیان
مین معروف و ساعی ہین۔ سب اہل اسلام پر مدد ہمارے

قاضی صاحب کی بجمیع وجوہ واجب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق اعانت دین کی کرامت فرما کی تائید آسمانی مبذول حال قاضی صاحب فرماوے اللھم ایدہ بروح القدس آمین یارب العالمین بحرمت طہ ویسین۔

حررہ المفتقر الی ربہ العلی المتین سید محمد فخر الدین النقوی الفقری کان اللہ لہ

بقیۂ جواب نور افشان

قولہ یہ تمام شرطین صلح نامہ کے دیکھکر تمام مسلمانون کے دل حضرت کی نبی ہونے سے پھر گئے الخ معاذ اللہ ایسی سمجھ سے خدا کی پناہ آپکو مناسب تہا کہ کتاب کا حوالہ دیتے اچھا صاحب بقول آپکے مسلمانون کی دل حضرت کے نبی ہونے سے پھر گئے تو کیا آنحضرت نبی نہ ہوے پہلے انجیل مقدس کو تو دیکھہ لیا ہوتا جب یہود کے خاص حواری حضرت مسیح سے پھر گیا۔ اور بالعوض تیس روپیہ سے اک جز خدائی کو گرفتار کرا دیا تو کیا پوری خدائی مین کچہ خلل آگیا۔ اسنے وہین یسوع پاس آکر کہا ای ربی سلام اور چوم لیا۔ یسوع نے اسے کہا ای میان تو کاہیکو آیا تب انہون نے پاس آکر یسوع پر ہاتہ ڈالی اور اسے پکڑ لیا متی ۲۶ - ۴۹ و ۵۰ اور۔ تب سب شاگرد اسے چہوڑ بہاگ گئے متی ۲۶ - ۵۵ اور بقول مسیح حواریون مین رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہ تہا متی ۱۷ - ۲۰ جب بہی مسیح کے خدائی اور حواریون کی نبوت مین آپ کی نزدیک شبہ نہین لگا تو آپ ہی انصاف کیجئے کہ اس صورت مین نبوت پیغمبر آخر الزمان مین اور مسلمانون کے دل پہر جانے سے اونکی مسلمانی مین کچہ فتور آسکتا ہے کہو ہرگز نہین اور کوئی مسلمان مثل حواریون کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ مین بزدلی سے چہوڑ کر بہاگ ہی نہین گیا حالانکہ مسیح معلوبی صاحب نی شاگردون کی دلجمعی کے واسطے بارہ تمن سے زیادہ فرشتون کی خبر دی تہی کہا تو نہین جانتا کہ مین ابہی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہون اور وہ فرشتون کی ۱۲ تمن سے زیادہ میرے لئے حاضر کردیگا متی ۲۶ - ۵۳۔ اور جیسا کہ مسٹر پطرس نے مسیح معلوبی کے تحقیر شان کی متی ۲۶ - ۷۴ اسطرح کوئی مسلمان جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش نہین آیا۔ اب التماس ہے کہ ان حواریون کا جو جواب آپ حضرت مسیح و مسٹر متی کو دین وہ ہی جواب آپ اپنے اس تحریر کا میرپطرف سے خود دی کیجئے۔ اور دوسرا جواب حضرت عزرا سے سنئے۔ اور اسنے کہا کہ خدا سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا اور فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیون کی ساتہ آیا اور اسکی دہنے ہاتہ ایک آتشی شریعت ان کے لئے ہے استثنا ۳۳ - ۲ - دیکہئے پیغمبر اسلام اور مخالف آنحضرت کو حضرت عزرا نے ۲۰۸۱ برس پیشتر کس شان و شوکت سے لکہا ہے یہ ہی دس ہزار مقدسین یعنے مہاجرین اور انصار بعد فوت جانے مسیح کے ماہ رمضان کی دسوین تاریخ سنہ ہجری فتح مکہ مین آنحضرت کے ہمراہ تہے دیکہو تاریخ ابو الفدا۔ اب سمجہنا چاہئے کہ جو لوگ الہام سے مقدس کئے جاوین انکو دین پیغمبر اسلام سے پہر جانا لکہنا کسی منصف کا کام نہین ہے۔ ہٹ دہرمی کی بات اور ہے اب ایک بات اور سن لیجئے کہ اقوال جمہور کے معتبر ہونے مین اگر کسی شخص واحد نے کسی کتاب مین یا غیر مذہب یا دشمن نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت کچہ کلمات بیجا و بے بنیاد بہ باعث سخنوت و عداوت کے لکہا ہے ہو تو وہ قول نزدیک مذہب سنت جماعت کے مردود و میرد ہے اور اسکی نظیر ہی سن لیجئے جیسا کہ یہود نا بہود نے بباعث دشمنی حضرت مریم و حضرت مسیح علیہ السلام جو چاہا بکدیا لکہدیا ہے لیا

مین بہ باعث ادب کے ان کلمات کو زبان پر نہین لاتا ہون اور اپکو
خود معلوم ہوگا باوجود اسکے کہ وہ ہی اہل کتاب ہین انکے اقوال
کو آپ کیون نہین تصدیق کرتے یا خاص عیسائیون ہی مین
بہت کتابین خاص انجیل ہی کے نام سے مشہور ہین اونکی تسلیم
کرنے مین آپنے کیا مصلحت سوچی ہے اور فرقہ رومن کیتھلک کو
اقوال سے آپ کیون منکر ہین اور پروٹسٹنٹ عیسائیونکا وہ فرقہ
جو عیسیٰ کو سب نبیون سے افضل مانتے مگر اوسکی الوہیت کے منکر ہین
نور افشان نمبر ۵ جلد ۹ صفحہ ۳۹۵ آپ اس فرقہ موحد سے
کیون مخالفت کرتے ہین اور جس فرقہ مین آپ ہین اسکا حال
یہ ہے کہ ۱۸۳۰ برس کا زمانہ گذرا کہ دنیا مین ایک بھی
پروٹسٹنٹ مسیحی نہ تھا کوکب ہند نمبر ۱۳ جلد ۱۳ مطبوعہ ۳ ستمبر
۱۸۸۶ء صفحہ ۲ کالم ۲ اور دین کے معاملہ مین قدما کو ترجیح
ہوتی ہے ہدایت المسلمین صفحہ ۲۳۱ سطر ۴ اب آپ اپنے طرف چشم
انصاف سے ملاحظہ فرمائین کہ کسی شما اور کسی قطا مین نہین
رہے۔ آرے کردنی خویش آمدنی پیش۔ چاکندہ راچاہ درپیش

قول یہ تمام احوال حدیثات اور سیر کے کتابون مین مفصل مذکور
ہے۔ **اقول** حدیثات کی کتابین آجتک سننے مین نہین آئین
اور اگر آپنے حدیث کی جمع سالم حدیثات سمجھا ہے تو آپکی خوش
فہمی ہے ایسے ایسے الفاظ دیکھ سوچ سمجھ سے لکھنا چاہئے اس لفظ
کی جمع تکسیر احادیث ہوتی ہے نہ حدیثات اور جواب گذر چکا
فقط۔ راقم ربیک غریب مسلمان۔

چت بھی میری اور پٹ بھی میری

مخدوم و مکرم بندہ حضرت مولانا محمد بشیر صاحب فہیم اخبار
فیض آثار منشور محمدی دام برکاتہ۔
السلام علیکم۔ حضرتنا اخبار منشور محمدی مطبوعہ ۵ ربیع الثانی

سنہ روان مین جو مضمون مولانا نور محمد صاحب سراج الواعظین
سہارنپوری سلمہ اللہ تعالیٰ کا طبع ہوا ہے اسکے اخیری حصے
نے واللہ سبکو بہر کا دیا۔ علی الخصوص پادری صاحب کی اس
قول کے کہ "یہ کتابین (مجموعہ بیبل) تو بہت صحیح نہین مگر
اول اول جب ہم ہندوستان مین آئے تو چھاپہ خانون مین
محمدی لوگ کام کرتے تھے انہون نے بہ باعث عناد و دشمنی
جان بوجھکر ہماری کتابون کو غلط چھاپدیا اور وہی
غلطیان شایع ہوگئین جنپر محمدی لوگ اعتراض کرتے ہین
الی آخرہ" بھئی واہ پادری صاحب کی عقل کی کیا کہنی
معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگوار عجب ہی کینڈی کے آدمی تھے
اونہون نے تو ڈاکٹر فنڈر صاحب اور ڈاکٹر فرنچ صاحب
حال بشپ ملک پنجاب و پادری عماد الدین و پادری
ولیو پولٹ صاحب وغیرہ کو بھی مات کر دیا حضرات مذکور
نے تو بھلا کچھ کچھ اقرار تو کیا ہے کہ ہماری بیبل مین تحریف
ہوئی ہے چنانچہ ڈاکٹر فنڈر صاحب نے ۱۸۵۴ء مین بمقام آگرہ
مولانا محمد رحمت اللہ صاحب انار اللہ مرقدہ کرانوی اور
ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب کے روبرو جلسہ عام مین ناچار
ہوکر جب کچھ بس نچلا تو تحریف و تنسیخ کا اقرار کیا اور اپنی
کتاب میزان الحق و دینی مباحثہ مین بھی لکھا کہ لیکن
چال وہان بھی ڈاکٹر صاحب چل گئی میری بھی تحریف کا الزام
بیچارے کاتبون وغیرہ پر لگا کر اوسکا نام (دیریوس ریڈنگ
رکھا۔ اور پھر ایک اور بھی تحریف کا ڈھنگ بتلایا وہ یہ کہ
بہت سے کاتبون نے دیریوس ریڈنگ کے علاوہ یہ بھی کیا کہ حاشیہ
کی عبارت متن مین اور متن کی حاشیہ پر بھی لکھدی (بیبل کے
کاتب خصوصاً حضرات پولو اور ایسے ہی بھولی بھالی تو ہوتے ہین

ڈاکٹر فانڈر صاحب چال پر آجتک پادریصاحبان علی الخصوص نئے جماعت کے ممبر برابر چلے جاتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین کہ مسلمانون کا دعوی تو ہر طرحسے ثابت ہوچکا۔ دریوس ریڈنگ تبلائین تو بیبل مین غلطی واقع ہوی اور جو کاتبون نے رد و بدل کی تو مجموعہ بیبل مین گیپ شیپ ہوچکی مسلمانون کو ان سے کیا واسطہ وہ تو تغیر و تبدل کا دعوی کرتی ہین جو ہر طرحسے ثابت ہوچکا جسکا ہونا کلام آلہی کے لئے ہر فرقہ کے نزدیک نہایت مضر ہے بلکہ ہر فرقہ کی علما وعقلا کا اتفاق اس امر پر ہے (بشرطیکہ وہ ہٹ دھرم نہو) کہ جس کتاب کے اک لفظ مین رد و بدل پائی جاے وہ سبکی سب عقل سلیم کے نزدیک قابل اعتبار نہین کیونکہ جب تحریف و تبدیل کرنے والی نے ایک لفظ یا ایک فقرہ کو بدل دیا تو ممکن ہے کہ وہی شخص صفحے کے صفحے بدل دے اور جس کتاب مین ایک دو تین چار جگہ دریوس ریڈنگ ہوگیا ہو۔ یا کاتب نے حاشیہ کو خواہ متن کو بدل کر اوتھل پتھل کیا ہو۔ یا الفاظ یا فقرات یا آیات کو مقدم و موخر کیا ہو۔ اوسکی دوسری عبارت کیونکر قابل اعتبار ہو سکتی ہی جسنے دس پانچ جگہ اس مقدس کتاب کو قصداً خواہ سہواً بگاڑا ہو وہ ممکن ہے کہ ہزار جگہ بگاڑی اور مقصد ایسے شخص کا اس رد و بدل سے وہی ہو جو ایک جگہ کے رد و بدل مین تہا۔ اور ایسے تغیر و تبدل (خواہ تحریف و تنسیخ) جسکا کہ اوپر ہمنے کیا ہی اور جسکی واقع اور بیبل مین موجود ہونے کا اقرار بڑے بڑے مسیحی علما خصوصاً مفسر کر چکے ہین جیسے کہ تفسیر ہنری اسکاٹ ڈاکٹر ریجارڈ صاحب کا افتوڈکشن ان دی بیبل۔ و تواریخ کلیسیا مولفہ سر ولیم میور سابق پرنسپل پادریان تبدیل ڈالی یالنڈن اور یوروپ ہی سے بدلے ہوے پادریصاحبان لیکر ہندوستان مین تشریف لاے ہی اسکا تصفیہ خود یوروپ اور ہندوستان کے عقلاء و علما کرلین گے۔ کیونکہ یہ صفت مزاج لوگون کے ہی زمانہ کبھی خالی نہین رہتا۔ آمثل۔ نفرون

لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی۔ و تفسیر پادری اسکاٹ صاحب رومن و ڈاکٹر فنڈر صاحب وغیرہ وغیرہ ہر دو ان جگہہ بیبل مین موجود ہے۔ اور یہ رد و بدل کچہ ایک دو الفاظ یا حرفون اور فقرون ہی مین نہین ہوی بلکہ باب کے باب اور آیتین کی آیتین بلکہ انجیلون تک غائب غلہ ہوگئین جو آجتک مجموعہ بیبل سے علحدہ موجود ہین۔ پادری صاحبان اس خاص امر مین کسیقدر حوالی جو ہمنے دی ہین ہمارے اس مضمون مین دیکھہ لین جو اندنون بعنوان (چند سوالات جواب طلب) منشور محمدی مین سلسلہ وار طبع ہونا شروع ہوا ہی ہم امیدوار ہین کہ دیکھین پادریصاحبان ہماری ان سوالات کا جنمین ہمنے بیبل کی باہمی مخالفت کا جس سے بیبل کا کلام اللہ ثابت ہونے کے سوای خدای وحدہ لاشریک لہ کی ذات اقدس مین بٹہ لگتا ہی ذکر کیا ہی کیا جواب دین۔ پادریصاحب مذکور کا مولانا نور محمد صاحب مدظلہ سے آگے یہ کہنا کہ محمدیون نے براہ دشمنی ہندوستان مین ہماری کتاب مین تحریف کی ہمکو رہ رہکر عجائب و غرائب مضمون مین ڈالتا ہی ضرور ان پادری صاحب کی دماغ عالی مین اسوقت اکشا نمبرون یا شاید مین یا وسکی کا سرور نہا ورنہ کبھی ایسے اوت پٹانگ ہانک برخلاف اپنی بہائیون کے نہ لگاتی۔ شکر ہے کہ پادری صاحب نے بیبل کے اکثر مقامات مین تغیر و تبدل ہوجانیکا اعتراف تو کیا۔ اب رہا یہ فیصلہ کہ یہ مقامات ہندوستان کی محمدیون کی بحالت ملازمت پریس پادریان تبدیل ڈالی یالنڈن اور یوروپ ہی سے بدلے ہوے پادریصاحبان لیکر ہندوستان مین تشریف لاے ہی اسکا تصفیہ خود یوروپ اور ہندوستان کے عقلاء و علما کرلین گے۔ کیونکہ یہ صفت مزاج لوگون کے ہی زمانہ کبھی خالی نہین رہتا۔ آمثل۔ نفرون

چپھرون کی تحریف و تنسیخ کا بیان تو ہم دوسرے مضمون مین لینگے
لیکن اس موقع پر ہم پادری صاحب موصوف اور نیز پادریون سے
سے پوچھتے ہین کہ بھلا صاحب فقرون اور لفظون کو تہ سے
مسلمانون نے بدلا مندرجہ ذیل انجیلین کون کہا گیا جنکو
دوسری اور تیسری صدی تک سے کلیہم عیسائی کلام خدا جانتے
تہے بلکہ کونسل کارتھیج تک کسینے بہی ان کو مجموعہ بیبل سے
علیحدہ نہین کیا تہا اور آجتک بہی بہت سے فرقہای مسیحی ان
کو کلام اللہ جانتے ہین۔ ان مین سے دو چار کے نام تو ابہی سن لیجئے
اول انجیل مریم۔ دوم انجیل طفولیت۔ سوم انجیل برنباہ
چہارم انجیل وم بطلینچم انجیل یعقوب حواری ششم انجیل پطرس
ہفتم انجیل برتہولما۔ ہشتم لوری نامہ و معجزات ایام طفولیت
مسیح۔ نہم نامہ متی۔ دہم نامہ مارک یازدہم نامہ لیوک
دوازدہم نامہ یحیی حواری۔ سیزدہم نامہ پطرس۔
اور انکی علاوہ اور بہی بہت سے کتابین عہد عتیق و عہد
جدید کے مجموعات سے حضرات پوادر وقتاً فوقتاً کمیٹیان کرکے
خارج کی ہین جنکی حوالی عیسائیون ہی کے علماء اپنی تحریرون
مین دے ہین چنانچہ دیکہو مفسر ہارن صاحب کا اسٹوڈنٹس
اون دی بیبل اور ہنری اسکاٹ کی تفسیر وغیرہ کیون پادری
صاحب ایسے اہم واقعات کس ملک مین ہوئین اور کہان سے
باشندون اور کون ملک سے رہنے والون نے لکہے اور کیون آن کتابین
کی کتابین مجموعہ بیبل مین سے نکالدالین کیا کونسل کارتھیج مین
ہی ہندوستان ہی کے محمدی جا پہنچے تہے۔ اس موقعہ پر بعض
کیا خانہ ساز ہی پوادر کہتے ہین کہ کتب مذکورہ کلام الہی
ثابت نہوی تہین اسلئے بیبل کے مجموعہ سے خارج کی گئین اچہا
یونہی سہی مگر ہم پوچہتے ہین کہ یہ کیونکر اور کونسے پادری صاحب

کو معلوم ہوا کہ مجموعہ بیبل کی فلان فلان کتاب تو کلام
الہی اور وحی والہام سے لکہی گئی ہے اور مذکورہ کتابین
آدمیون کے بنائی ہوی ہین کیا کسی پادری پر فرشتہ نازل
ہوا تہا یا کسی پادری کو الہام ہوا تہا اور جو ہوا تہا تو انکا
نام مبارک کیا تہا اور ایسی نالایق حرکت کس لئے اور کب کی
تہی کہ کلام انسان کو کلام خدا کی ساتہ ملا کر مجموعہ بنا دیا
گیا اوسوقت کوئی عیسائی یا موسائی ان لوگون کو منع
کرنے والا نہا اور اتنی بڑی نئی بات کو کیا سبب ہے کہ
کسی مورخ یا عالم نے نہین لکہا کیونکہ مسیح کے اوتہائی چالیس سے
لیکر کونسل کارتھیج تک کتب مذکورہ مجموعہ بیبل سے شریک
نہین اور ان کو تمام عیسائی کلام خدا کہتے ہے اور جو بدون
الہام ہزار برس کے بعد کمیٹی کی رائے سے یہ کتابین بیبل سے
علیحدہ کی گئین تو دوسری کتابون کا جو بیبل مین ہین کیا اعتبار
رہا۔ ہم کہتے ہین کہ اصلی انجیلین وہ نہین جنکو پادریون نے بیبل سے
نکالدیا جیسا کہ انجیل طفولیت و انجیل مریم و انجیل برنباہ
وغیرہ کیونکہ انمین حضرت مسیح کی پیدائش سے اخیر عمر تک کے
حالات صحیح درج ہین اور ان انجیلون مین جواب بیبل
مین ہین ۳۲ برس تک کا پتہ ہی نہین لگتا۔ فقط۔

رقیمہ محمد مراد علی بیمار از اجمیر

بقیہ اسلام اور دین پولوسی اور مذہب ہنود

صہیم صاحب کا یہ قول کہ اسلام اور عیسائی مذہب مین
مناسبت نہین ہے بہت ہی درست اور صحیح ہے اسلام کو ایسی
مذہب سے جس مین نعوذ باللہ خداوند کریم کو مشکل بہ شکل
اور مجسم بہ جسم اور محدود بہ حد اور متدائر بہ دائرہ مانا
گیا ہو کیا مناسبت ہے ہان ہندومت سے ضرور مناسبت ہی

جسکو حضرت میم صاحب ہی مانتے ہین کیونکہ ہندو ہی خدا کو کبھی
اور مشکل مانتے ہین کبھی بندرون کی صورت مین لاتے ہین
اور کبھی اژدہا سورون اور گیدڑ کے اور کبھی ہمارے
کرشن کی صورت مین ظاہر کرتے ہین مگر اس زمانہ مین
میم صاحب کو عیسائی مذہب کے اصولون کو ہندو مت سے
مناسبت اور تطبیق دیتی ہین دشواری اور مشکل حائل
ہوگی کسواسطے کہ اب تو دانا اہل ہنود ہی خدا کی مجسم
ماننے کو ایک کمزور اور بیادبی خیال کرتی ہین چنانچہ پنڈت
دیانند صاحب کا ایسی ہی مسائل سے جہنلانی پر زیادہ تر
وقت صرف ہوتا ہے ایک مرتبہ مقام میرٹھ مین ہماری
روبرو پنڈت صاحب موصوف نے عمدہ دلائل سے خدا کی
مجسم ہونے کو ضعیف اور کمزور مسئلہ ثابت کیا تہا افسوس
کسی زمانہ مین ہندومت والی بہی بیچارے پولوسیون سے
کنارہ کشی کرین گے خیر دنیا مین اور بہی بہت سے بت پرست
قومین موجود ہین ان سے خدا کی مجسم ماننے مین مدد ملیگی
میم صاحب کا یہ فرمانا کہ اسلام روشنی سے موجودہ
زمانہ مین بہی خدا کی قادر مطلق اور محدود و لامحدود
ہونے کو نہین سمجہا) اپنی تسلی کرنا ہی ہان یاد آیا
صاحب نور افشان کو خوش کرنا ہے اگر اس زمانہ
سے روشنی کا مقتضا یہی ہے کہ خدا کو محدود اور مجسم
اور مشکل مانا جاوے تو اسلام اوسکو دور ہی سے سلام کرتا
ہے یہ روشنی تو وہ ہی ہے کہ جسکو حضرت آدم علیہ السلام
اور حضرت موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد اور سلیمان نے
اندہیر کہا ہے یہ وہ ہی روشنی ہے کہ جسکے دور کرنے
کیواسطے ہمارے عربی ریفارمر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم مبعوث ہوے اور جسکی منادی کے واسطے قرآن مجید
نازل ہوا اگر میم صاحب روشنی سے زمانہ مین یورپ سے
دنیوی علوم اور فنون کو مراد رکہتے ہین تو افسوس ہی
کیونکہ دنیوی علوم اور فنون تو اس مسئلہ سے بالکل مخالف
ہین اور اگر اناجیل کا مجموعہ مراد ہے تو اوسکا عدم وجود
برابر ہے جن کتابون کی سند متصل ہے حاصل نہین اوسکی
اصولون پر کیا اعتبار اور اعتماد ہے اناجیل مین جیسا
خدا کو قادر مطلق اور محدود اور لامحدود بیان کیا
گیا ہے صحیح ہے وہ اسلام کو کہان نصیب اناجیل
مین خدا کی قادر مطلق ہونے کا یہ ثبوت کہ مجسم ہوکر معلق
ہوا لامحدود ہونے کی یہ عجب دلیل کہ وحشی انسل کبوتر
کے جسم مین حال ہوکر نازل ہوا۔ اسلام ان باتون
سے کیونکر مستفید ہو سکتا ہے اوسکا تو پکا اصول ہے لیس کمثلہ
شئی وہ خدا کو کبوتر کے جسم مین نازل ہونے کا مسئلہ
کیون جاری کرے وہ تو پکار پکار کر کہتا ہے للہ
الشئی علی وہو العزیز الحکیم۔ وہ مجسم ہونے کے فرمنی اور
غیر معقول مسئلہ کو کیون مانے وہ تو زور سے کہہ رہا ہے
کہ واللہ علی کل شئی قدیر میم صاحب کچہ عقل کرو یہ
کیسی روشنی ہے اسے اندہیر کہو تو بجا ہے نعوذ باللہ
کیا زمانہ آیا ہے خدا کو مجسم ماننا روشنی قرار دیا جاتا
ہے مگر خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس روشنی کا جسکو
سراسر اندہیر اور ارتداد اور کفر کہنا چاہیے مسلمانون پر
چندان اثر نہین ہوتا بلکہ اسمین بقول میم صاحب اکثر ہندو
ہی پہنستے ہین مسلمانون سے اگر کوئی عقل کا اندہا ہنس ہی
جاتا ہے تو تیلی تنبولی یا رنگ ریز ہی ہوتا ہے میم صاحب

بھی فرماتے ہین کہ قابل مسلمان عیسائی نہین ہوتے خدا کا شکر ہے **قولہ** اگرچہ آزبیل مولوی سید احمد صاحب بہادر نے بسی رکا۔ دین پیش کی ہوی ہین کہ بالیاقت اہل اسلام مسیحی دین سے غیر فانی برکتون سے محروم ہین مگر بشپ ہیبر جنت آرام گاہ کا سا کوئی متکلم جیسے مرحوم و مغفور پروفیسر رام چندر دہلوی ہے، یا اب پادری تارا چند دہلوی ہین اس میدان مین کود کر سب بظاہر زور آور اور درحقیقت کم زور رکاوٹون کو دور کر دے گا اور سوقت سایستہ اہل اسلام عیسائی دین کے اون لاانتہا دینی اور دنیوی برکتون کو کہ جن سے یوروپ اور امریکا بہرہ پورے حاصل کرینگی **اقول** میسم صاحب نے اوپر کی باتین صرف اس غرض سے پیش کئے ہین کہ اونکی ذریعہ سے امریکن مشن مین دال گلائین اور اپنے حریف پادری عماد الدین صاحب آتشری سے گوی سبقت لیجائین ہمکو تو ایسی سب باتین معلوم ہین مگر صاحب نورافشان کو ایسی باتون کا مطلقا علم نہین بیت ہر رنگ آنخواہی گفتگو کن۔ من انبدانم کلامت رانشنوم۔ ہم میسم صاحب کے اصلی نام کو بھی جانتے ہین۔ اور اونکی اس نام کو بھی ہم سے کیا چھپا ہے سید احمد صاحب جسقدر رکاوٹین پیش کی ہوی ہین وہ اس قابل نہین کہ لوٹ جاوین کبھی بدیہی صداقتون مین بھی کم زوری یا فرق آیا ہے اسلام کی ایسی بودی اور ضعیف نہین ہین کہ جو توڑنے سے ٹوٹ جاوے وہ تو بلا مضبوط اور مستحکم ہین دین پر کوی کہ غیر فانی برکتین تو ملنے نہین کونسے ہین کیا خدا کو مجسم ماننا یا اوسکو کبوتر کے جسم مین لانا یا مسیح کو نعوذ باللہ خدا کا بیٹا کہنا

یا حضرت مسیح کے تین دن تک ہاویہ مین رہنے کا اقرار کرنا اگر یہی غیر فانی برکتین ہین تو اوسکو اہل اسلام کیون منظور کرین گے میسم صاحب یہ برکتین نہین ہین ان کو کفر اور سراسر ارتداد کہنا لازم ہے بشپ ہیبر نے کیا کیا اور پروفیسر رام چندر نے کیا کیا اور بیچارے پادری تارا چند نے کیا بنایا ہے کبھی سچ بھی جھوٹ بن سکتا ہے پروفیسر رام چندر جسقدر کتابین بنائی ہین سب سے سب ردی کا مجموعہ ہین اونکی جوابات کو چشم حق بین سے ملاحظہ فرمای تارا چند صاحب اگر مرد میدان ہین تو میدان مناظرہ مین آکر دیکھ لین اونکی دلمین کوئی ارمان نہ رہجاوے کیا عقلا اور الہام اسباب کو ثابت کرینگا کہ خدا مجسم ہو سکتا ہے یا مسیح اوسکا بیٹا ہے نعوذ باللہ **قولہ** ڈاکٹر اسکاٹ نے ایک جلسہ مین اسلام کے بابت کہا کہ اسلام کی بنیاد دین صحیح علم سحر نہ لی مین آجاتی ہین **اقول** جان کلارک نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ عیسائی دین کے اصول اور بنیاد دین نہایت ہی کم زور اور بود ہین دنیا کے سارے دین اس سے مضبوط اور زور آور ہین ڈاکٹر نامی کا قول ہے کہ عیسائی دین کے اصول عقل اور فطرت کے مخالف ہین یہ کہ تین اللہ ہونے کا مسئلہ ایک ایسا کمزور مسئلہ ہے کہ جسپر غیر مذہب کے لوگ ہی اعتراض نہین کرتے بلکہ خود حکیم مزاج عیسائی بھی ہنستے ہین معلوم نہین ڈاکٹر اسکاٹ کے نزدیک صحیح علم کون سی ہے اگر صحیح علم سے یہ تعریف ہے کہ اوسکی زور سے انسان خدا کی وحدت اور یکتائی کا منکر ہو کر مسیح کو ابن اللہ اور نعوذ باللہ خداوند کریم کو مجسم قرار دی تو عیسائیون

کوہی مبارک رہے خدا اسلام کو اس نیچے علم کا تابوت
بنای صمیم صاحب نے ڈاکٹر اسکاٹ کا قول سند کرکے
طور پر نقل کیا ہے مگر افسوس ان عیسائیون کے اقوال
کو نہ دیکھا کہ جو عیسائی مذہب اور اسکے اصولون کو عقل اور
فطرت اور صحیح علم کے بالکل مخالف قرار دیتے ہین
مذہب اسلام کے ایسے اصول نہین ہین کہ جو پروفسر رام چندر
یا ڈاکٹر اسکاٹ کے نکتہ چینی سے فوت جائین وہ
جسقدر سچے اور مضبوط اصول ہین کہ مرحوم فنڈر صاحب
جیسے اسی ہوش مین مر گئے کہ اپنی آنکھون سے اسلام کو مذہب
کے لحاظ سے خراب و خستہ حال دیکھین فقط۔

راقم صمیم کا دوست فہیم۔

دلیل اول

دیکھو رسالہ نبی معصوم مطبوعہ متن پریس لودیانہ صفحہ
قولہ صفحہ اول اکثر اہل کتاب اس بات پر متفق ہین کہ
بنی آدم اللہ تعالیٰ کے حضور گنہگار و لایق سزا کے ہین
اور اس بات پر بھی اتفاق کرتے ہین کہ بسبب اس گناہ کے
کے ضرور ہے کہ انسانون کے لئے کوئی شفیع ہو جسکے وسیلہ
عفو گناہ ابدی حاصل ہو۔ جواب ہم اہل اسلام
آپ کے ساتھ اس بات مین ہرگز اتفاق نہین کرتے جو تمام
بنی آدم گنہگار ہین کیونکہ بنی آدم مین اکثر انبیاء
علیہ السلام بھی داخل ہین اور انبیاء علیہ السلام
کو ہم مسلمان اپکی طرح گنہگار خیال نہین کرتے بلکہ
انبیاء پاک کو ہم معصوم جانتے ہین یہ عقیدہ آپ ہی کو
مبارک رہے جو انبیاء علیہ السلام کو چور اور ڈاکو
خیال کیا جائے دیکھو انجیل یوحنا باب آیت مین۔

قولہ چنانچہ اہل عیسوی بموجب تعلیم توریت و زبور و
انجیل کے یقین کرتے ہین کہ مسیح جو پاک و بے عیب برّہ
کے مانند گناہون کے لئے قربان ہوا سو خدا کی درگاہ
تا پر سرفراز ہو کر اپنے لوگون کی سفارش ہر وقت
کرتا رہتا ہے اور اسلئے کہ بنی آدم مین صرف ایک وہی
معصوم صرف وہی کفارہ گناہ کا کفارہ یا خدا کی حضور
شفاعت ہو سکتی ہے جواب توریت و زبور مین حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو بے عیب برّہ کہین نہین لکھا اگر
پادری صاحب اپنے دعوے مین سچے ہین تو زبور و توریت
مین نشان دین و دیہم سفارش کرنے سے بخوبی معلوم
ہو گیا کہ ابھی تک کفارہ منظور نہین ہوا کیونکہ اگر کفارہ منظور
ہو جاتا تو سفارش کی حاجت نہ رہتی باقی تمام بنی آدم
مین صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معصوم ہونا جو آپنے
تصور کیا ہے سو اسکا جواب انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آتا ہے
قولہ اہل اسلام اگرچہ یہ تسلیم کرتی ہین کہ ان حضرت
عیسےٰ اپنی امت کے لئے روز عدالت مین سفارش کرینگے
مگر یہ بھی کہتے ہین کہ سب نبی معصوم ہین اور سب نبی
اولوالعزم یعنے آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و محمد اپنی
اپنی امتون کے شفیع ہین۔ جواب حضرت آدم علیہ السلام
سے لیکر جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک
جسقدر انبیاء علیہ السلام گذرے ہین وہ بیشک اپنی اپنی
امتون کی ایمانداروں کی شفاعت کرینگے مگر مین
پادری صاحب سے دریافت کرتا ہون کہ بالفعل جو یہودی
موجود ہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رسالت کا ہی
انکار کرتے ہین ان کے حق مین حضرت موسیٰ علیہ السلام

سفارش کرینگے یا نہین شک اول اگر سفارش کرینگے تو اس سے صریح معلوم ہوگیا کہ یہ نبیون کی نبوت کے انکار سے کافر نہین ہوتا ہے سفارش ایماندارون کی ہوگی یا کفار کی شک ثانی اگر فرماوے کہ بسبب انکار نبوت حضرت عیسی علیہ السلام کے یہود کافر ہین ان حق مین حضرت موسی علیہ السلام ہرگز سفارش نہین کرینگے تو یہی حال ہے آپکی ایماندار یکا اسلئے آپ صریح آنحضرت کی رسالت کا انکار کرتے ہو تو آپکی سفارش بھی حضرت عیسی علیہ السلام نہین کرینگے۔ قولہ واضح رہے کہ یہ قول نبی اولوالعزم اپنی اپنی امت کی شفاعت کرینگے اس بنا پر کہ وے معصوم ہین مخبر ہے کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ اگر نبی خود گنہ مین گرفتار ہو تو لایق نہین اور گنہگارون کو گنہ کے عذاب سے چھوڑا دے اسلئے کوڑھی کوڑھیون کا علاج نہین کرسکتا اور ڈوبتا ہوا اورون کو دریا کی موجون سے بچا نہین سکتا۔ جواب اس تمام رسالہ نبی معصوم کی بنیاد صرف اسی بات پر ہے کہ جو خود گنہگار ہوگا وہ دوسرون کو بچا نہین سکتا مگر مین پادری صاحب سے دریافت کرتا ہون کہ یہ جو آپنے لکھا ہے کہ گنہگار گنہگارون کی شفاعت نہین کرسکتا یہ آپ کی بات من گھڑت ہے یا کسی الہامی کتاب کی سند ہے اگر یہ کسی الہامی کتاب کی سند ہے تو پادری صاحب اس کتاب کو پتہ معہ باب و آیات کے تحریر فرماوین اگر پادری صاحب کی خود ساختہ بات ہے تو ہمارے واسطے کچھ حجت نہین۔ دوسرے یہ پادری صاحب کی خود ساختہ بات بھی بفضل خدا کلام الہی کے سراسر مخالف ہے۔ دیکھیے پادری صاحب حضرت موسی علیہ السلام آپکے اعتقاد کے بموجب عیاذا باللہ گنہگار ہین اور آپ کا قول ہے کہ گنہگار گنہگار کی شفاعت نہین کرسکتا حالانکہ حضرت موسی علیہ السلام کی شفاعت تورات مقدس مین موجود ہے چنانچہ کتاب گنتی باب ۱۴ آیت ۱۹ مین لکھا ہے اب تو اپنی رحمت کی فراوانی سے اس امت کی گناہ بخشدے جیسا تو مصر سے لیکے یہان تک انہین بخشتا رہا اسکے جواب مین یعنے حضرت موسی علیہ السلام کے جواب مین خداوند نے فرمایا کہ مین نے تیرے کہے سے بخشتا ہون پھر استثنا باب ۹ آیت ۱۹ سے ۲۲ تک پھر گنتی باب ۱۲ آیت ۱۳ مین بھی حضرت موسی علیہ السلام کی شفاعت کا ذکر موجود ہے علاوہ اسکے حضرت موسی علیہ السلام تو ایک بڑے اولوالعزم پیغمبر ہین انکی شفاعت گنہگارون کے حق مین قبول نہ ہوگی تو اور کسکی ہوگی آپ اپنے مسیح علیہ السلام کے طرف خیال نہین کرتے جو آپ کے اعتقاد بموجب بھی اول نمبر کے گنہگار تھے جیسا رسالہ مسیح کے جی اٹھنے کے صفحہ ۵۵ سے بخوبی واضح ہوتا ہے اور جھوٹی قسمین انکے کہانی انجیل متی باب ۲۶ آیت ۷۲ و ۷۳ مین موجود ہین دیکھیے ان کو سقاعت سے کہین بڑھکر خود گناہ بخشنے کا کلی اختیار حاصل تھا جیسا انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۲۳ سے واضح ہوتا ہے اب آپکا یہ کہنا کہ ایک گنہگار دوسرے گنہگار کی شفاعت نہین کرسکتا کیسا باطل ہوگیا۔ اور یہی قاعدہ افترائی آپکے تمام رسالہ نبی معصوم کی بنیاد تھی جسکا جواب مجملا دیا گیا مگر انکی مجملا تسلی کب ہوتی ہے اسلئے آپکے تمام رسالہ کا جواب تفصیل وار دیتا ہون۔ باقی آیندہ۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا